تازہ اطلاع کراچی ۲۵ر اپریل مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ کل حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی رہی۔ الحمد للہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
ربوہ
الفضل
فی پرچہ ۲ آنہ

یوم: سہ شنبہ * ۳ر رمضان ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۲۶ شہادت ۱۳۳۴ ہش * ۲۶ اپریل ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۰۰

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ر اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے جو اطلاعات بذریعہ تار موصول ہوئی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

کراچی ۲۲ر اپریل:۔ حضور نے آج بھی یہاں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ خطبہ کا مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الہامات سے تعلق رکھتا تھا۔ جو حضور کے موجودہ سفر سے تعلق رکھتے ہیں۔ گذشتہ شام کو حضور کو کچھ بے چینی اور گھبراہٹ رہی۔ مگر الحمد للہ رات اچھی گذر گئی"!

کراچی ۲۳ر اپریل سوا چھ بجے شام "حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے رات نیند بھی اچھی آگئی"۔۔۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ پیغام

احباب جماعت کے نام

برادران!

السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آج ۲۰ر تاریخ ہے اور انشاء اللہ ۳۰ کو ہم جا رہے ہیں۔ گرمی ان دنوں کراچی میں بڑی شدید پڑ رہی ہے۔ اور اس وجہ سے طبیعت میں کمزوری محسوس ہوتی ہے مگر باوجود اس کے یہ محسوس ہو رہا ہے۔ کہ بیماری کے بعض حصوں میں کمی ہے۔ آج ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بڑے اصرار سے اپنا خیال ظاہر کرتے تھے کہ فالج حقیقی نہیں ہے۔ بلکہ محض عرضی ہے۔ چونکہ ہوائی سفر قریب آرہا تھا۔ اس لئے خیال کیا گیا کہ ایک دفعہ دل کے ماہر ڈاکٹروں سے پھر مشورہ کر لیا جائے چنانچہ کراچی کے سب سے بڑے ماہر قلب ڈاکٹر ایم شاہ صاحب جو اس فن کے سب سے بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ اور امریکہ سے خاص طور پر اس کا مطالعہ کر کے آئے ہیں سے خواہش کی گئی کہ وہ ایک دفعہ جانے سے پہلے آلہ تحقیق قلب سے دل کا پھر مطالعہ کرلیں۔ چونکہ اس آلہ کا گھر پر لانا ناممکن تھا۔ اسلئے ہسپتال میں دکھانے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ میں آج صبح دس بجے وہاں گیا۔ ڈاکٹر شاہ صاحب نے نہایت محبت اور توجہ سے آلہ تحقیق قلب لگا کر دل کی حرکات کا مطالعہ کیا۔ اور آلہ کھولنے کے بعد میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ مبارک ہو دل سو فیصدی ٹھیک ہے۔ پھر فرمایا کہ ہوائی سفر کا فیصلہ نہایت مبارک ہے۔ میں آپ کو یہی مشورہ دینا چاہتا تھا مگر ڈرتا تھا کہ آپ کسی وجہ سے اس سفر سے گھبراتے نہ ہوں۔ مگر دل یہی چاہتا تھا کہ آپ ہوائی سفر کریں تاکہ سفر کی کوفت نہ ہو اور علاج جلدی ہو جائے۔ بہرحال ماہر ڈاکٹروں کے مشورہ سے ہوائی سفر کا فیصلہ ہوا ہے۔ انشاء اللہ چند روز میں چل پڑیں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعت نمازوں اور دعاؤں میں لگی رہے گی۔ اور ہر فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہے گی۔ اور خدا تعالےٰ سے اتنی محبت کرے گی کہ خدا اس کا ہو جائے گا۔

جہاں تک احساس کا سوال ہے۔ میری طبیعت محسوس کرتی ہے کہ اگر گرمی کچھ کم ہو جائے تو انشاء اللہ طبیعت بہت جلد بحال ہونے لگ جائیگی۔ آج میں نے خدا تعالےٰ کے فضل سے پھر ظہر عصر کی نماز پڑھائی اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلی بار تھی کہ ساری نماز ٹھیک پڑھائی۔ اور کوئی غلطی نہ ہوئی۔ آج میں نے یورپ کی تبلیغ پر بھی غور کیا۔ اور مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے یقین ہے کہ میں خیریت سے وہاں پہنچا تو یورپ کی تبلیغ میں نمایاں تبدیلی ہو جائے گی ۱۹۲۴ء میں جب میں نے سفر کیا تو گو میں نوجوان تھا اور مضبوط تھا۔ مگر اتنا تجربہ کار نہیں تھا۔ لیکن اب گو کمزور اور ناتوان ہوں لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک وسیع تجربہ میری پشت پر ہے اور میرا دماغ بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے تھوڑا بہت کام کرنے لگ گیا ہے۔ خدا تعالےٰ مدد فرمائے تو انشاء اللہ برکت اور رحمت اور فضل کے دروازے کھلینگے۔ اور اسلام ترقی کی طرف قدم بڑھائے گا۔ انشاء اللہ۔ انشاء اللہ۔ انشاء اللہ۔ اے خدا ایسا ہی ہو۔ تیرا دین پھر اپنی جگہ حاصل کرلے اور کفر پھر غاروں میں اپنا سر چھپا لے۔ میرا ارادہ ہے کہ یہاں یورپ اور امریکہ کے تمام مبلغین کو اکٹھا کر کے تقسیم زمین کو سرزمین طے کرنے کی کوشش کروں۔ مگر ابھی منزل مقصود کے درمیان ایک بہت بڑا سمندر حائل ہے۔ جس کو پار کروانا محض اللہ تعالےٰ کے فضل پر مبنی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں اسلام کی فتح کا دن دیکھنا نصیب کرے اور ہماری موتیں ہماری پیدائشوں سے زیادہ مبارک ہوں۔ اور کامیابی ہمارے قدم چومے اور ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فاتح جرنیل بن جائیں اور قیامت کے دن تمام دنیا کی حکومت کی کنجیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں رکھنے کا فخر حاصل کریں۔

اپنے فرض کو سمجھو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وفادار سپاہیوں کی طرح کفر کے مقابلہ کے لئے طیار ہو جاؤ خدا تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو اور تمہارے خاندانوں کی زندگیوں کو بابرکت بنائے آمین اللّٰھم آمین

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) از کراچی ۲۰-۴-۵۵ء

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

جماعت احمدیہ کے متعلق ایک اور جھوٹا پراپیگنڈا

قادیان کی جائدادوں کے متعلق ایک خلافِ عقل افترا

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

اس سے قبل پنجاب اور کراچی کے بعض اخباروں کے اس مفتریانہ نوٹ کی تردید شائع کی جاچکی ہے۔ جو ربوہ کے ایک فرضی فتنہ کے متعلق ہمارے بعض کرم فرما مخالفین کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد میرے علم میں ایک اور اسی قسم کا افترا لایا گیا ہے۔ جسے مغربی پاکستان کے بعض اخباروں نے نمایاں کرکے شائع کیا ہے۔ اس افترا میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔ کہ قادیان میں بسنے والے احمدیوں نے مشرقی پنجاب کی حکومت سے اپنے مکانات وغیرہ کی بحالی اور واگذاری کا مطالبہ کیا ہے۔ اور یہ کہ اس کے نتیجہ میں مغربی پاکستان کے بہت سے مہاجر احمدی قادیان میں واپس جاکر وہاں آباد ہوجائیں گے۔

یہ خبر بھی اسی قسم کا ایک مفتریانہ پراپیگنڈا ہے۔ جو ہمارے بعض مخالفین ہمارے خلاف کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر قادیان میں بسنے والے احمدیوں نے مشرقی پنجاب کی حکومت سے اپنی ایسی عمارات وغیرہ کی واگذاری کا مطالبہ کیا ہے۔ جو ملکی تقسیم کے ہنگامی حالات میں ان کے ہاتھ سے نکل گئی تھیں۔ تو اس سے مغربی پاکستان کے مہاجر احمدیوں کا کیا تعلق ہوسکتا ہے۔ اور ایسی عمارات کی بحالی کا پاکستان کے احمدیوں کی واپسی کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ قادیان میں رہنے والے احمدیوں کی جائداد قانوناً اور اخلاقاً ان احمدیوں کی اپنی جائداد ہے۔ جنہوں نے قادیان سے ہجرت نہیں کی۔ اور شروع سے ہی قادیان میں رہتے آئے ہیں۔ اور ہندوستانی شہری ہیں۔ ایسے لوگوں کی جائداد سے مغربی پاکستان کے احمدی مہاجروں کا تعلق جوڑنا اور اسکی بناء پر پاکستان کے مہاجر احمدیوں کی واپسی کا افترا گھڑا کرنا صرف ایسے لوگوں کا کام ہوسکتا ہے۔ جنہیں نہ صرف جھوٹ سے کوئی پرہیز نہیں۔ بلکہ عقل سے بھی کوئی دور کا واسطہ تک نہیں۔

حق تو یہ ہے کہ سمجھدار اور شریف لوگوں کے لئے اس قسم کی خبروں کی تردید کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر بدقسمتی سے ملک میں ایک ایسا طبقہ موجود ہے۔ جو ہمارے خلاف ہر غیر معقول بات سن کر اسے فوراً قبول کرنے کو تیار ہوجاتا ہے۔ حتیٰ کہ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ جب ہمارے ایک دوست نے ایک اخبار نویس سے اس خبر کے متعلق کہا۔ کہ آپ نے یہ کیا جھوٹی اور غیر معقول خبر چھاپ دی ہے۔ تو اخبار والوں نے بلاتکلف جواب دیا۔ کہ چونکہ ایک دوسرے اخبار نے یہ خبر چھاپی تھی۔ اور آپ کی طرف سے اس کی فوری تردید نہیں ہوئی اس لئے ہم نے بھی اسے چھاپ دیا ہے۔ گویا ایسی خبروں کی تردید کی بھی ضرورت ہے۔ جو خود اپنی ذات میں اپنی مجسم تردید ہوتی ہیں۔

افسوس صد افسوس کہ ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تو یہ فرماتے ہیں کہ کفیٰ بالمرءِ کذباً ان یحدّث بکل ما سمع۔" یعنی ایک شخص کا جھوٹ ثابت کرنے کے لئے صرف یہی بات کافی ہے۔ کہ وہ ہر ایسی اناپ شناپ بات جو وہ کسی دوسرے شخص سے سنے۔ اسے بغیر تحقیق کے آگے بیان کرنے لگ جائے"۔ مگر ہمارے خلاف ایک صریح طور پر خلاف واقعہ اور بدیہی طور پر خلافِ عقل بات جس کے جھوٹے ہونے کو ایک معمولی عقل کا انسان بھی کسی خارجی دلیل کے بغیر آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے نہ صرف شائع کی جاتی ہے۔ بلکہ اسے نمایاں کرکے ہمارے خلاف بدظنی اور بدگمانی اور بے چینی پیدا کرنے کا آلہ بنایا جاتا ہے! اس ظلم پر اسکے سوا کیا کہا جائے کہ:

ایں ہم اندر عاشقی بالائے غم ہائے دگر

فقط والسلام خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ

۲۳ اپریل ۱۹۵۵ء

فضلِ خُدا ہو تیرا نگہباں خدا کرے

از مکرم ملک نذیر احمد صاحب ریاض پروفیسر جامعۃ المبشرین

تبلیغِ دیں کی مشکلیں آساں خُدا کرے
ہو جلد تیرے درد کا درماں خُدا کرے

ہر سانس میں ہوں گلشنِ احمدؑ کی نکہتیں
ہو ہر نگہ میں جلوۂ فاراں خُدا کرے

تیری نوائے سوز سے عالم ہو بیقرار
مل جائے سب کو دولتِ ایماں خُدا کرے

تو ہے چمن میں باعثِ آرائشِ چمن
قائم رہے یہ جشنِ بہاراں خُدا کرے

ہیں تیرے دم قدم سے محبّت کی تابشیں
تجھ سے رہے یہ بزمِ چراغاں خدا کرے

تو ہے جہاں میں دینِ محمدؐ کا پاسباں
تجھ سے رہے یہ شمع فروزاں خُدا کرے

تجھ سے ملی ہیں ملّتِ احمدؑ کو عظمتیں
فضلِ خُدا ہو تیرا نگہباں خُدا کرے

میرے دلِ حزیں کو تجھی سے قرار ہے
تو ہی رہے قرارِ دل و جاں خدا کرے

پھر جگمگائے وادیٔ دل کی فضا ریاضؔ
پھر جلوہ ریز ہو مہِ تاباں خُدا کرے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

اگر چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل اہم پیغام گو پہلے بھی شائع ہو چکا ہے۔ لیکن بطور یاددھانی پھر شائع کیا جاتا ہے

برادران!

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ گزشتہ ہفتہ ۲۶ر فروری کو مغرب کے قریب مجھ پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا۔ اور تھوڑے سے وقت کے لئے میں ہاتھ پاؤں چلانے سے معذور ہو گیا۔ پہلے ڈاکٹروں کا خیال ہوا کہ شاید Cereberal Therom-basis کا حملہ ہوا ہے۔ یعنے بعض شریانوں میں خون منجمد ہو گیا۔ اور جو خون دماغ کو غذا پہونچاتا ہے۔ اور جس سے فکر انسانی اور عقل انسانی پیدا ہوتے ہیں۔ اس کمی کی وجہ سے دماغ کا عمل معطل ہو گیا۔ اور دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ مگر بعد میں دوسرے ماہرین ڈاکٹر جو لاہور سے بلوائے گئے انہوں نے رائے ظاہر کی۔ کہ یہ حملہ اتنی جلدی گزر گیا ہے۔ کہ یہی سمجھنا چاہیئے کہ دماغ کی رگ پھٹی نہیں۔ اور نہ ہی دماغ یا دل کے Thrombasis کا حملہ ہوا ہے۔ بلکہ صرف بعض خون کی رگیں سکڑ گئیں۔ (Vaso Spasm) اور ان کی وجہ سے دماغ کو خوراک پہنچنی بند ہو گئی ہے۔ ان ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ چند ہفتوں میں دماغ حالت اپنے معمول پر آ جائے گی۔ لیکن اب تک جو ترقی ہوئی ہے۔ اس کی رفتار اتنی تیز نہیں۔ پہلے دن تو میں کسی چیز کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا تھا۔ ہاتھ ڈالتا کہیں تھا اور پڑتا کہیں تھا۔ اب ہاتھ کی حس میں یہ تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ جس چیز کو پکڑنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ اس تک ہاتھ پہنچ جاتا ہے۔ یعنے فاصلہ اور جہت کا اندازہ ٹھیک ہونے لگ گیا ہے۔ مگر اس بیماری میں لیٹے رہنے کی وجہ سے پاؤں میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ آدمیوں کے سہارے سے ایک دو قدم چل سکتا ہوں۔ مگر وہ بھی مشکل سے اور چلنے سے پیر لڑکھڑا جاتے ہیں اور گھٹنوں میں درد معلوم ہوتی ہے۔ دماغ اور زبان کی کیفیت ایسی ہے کہ میں تھوڑی دیر کے لئے بھی خطبہ نہیں دے سکتا۔ اور ڈاکٹروں نے دماغی کاموں سے قطعی طور پر منع کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ معمولی ملاقاتوں سے بھی۔ ان کے خیال میں مجھے کسی چیز کے متعلق سوچنا نہیں چاہیئے۔ اور ابھی میرے سامنے تفسیر قرآن کا بہت بڑا کام ہے۔ ان حالات میں ڈاکٹری مشورہ سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ میں اہل و عیال اور دفتری عملہ کو لے کر کچھ عرصہ کے لئے یورپ چلا جاؤں۔ تاکہ جلد ہی اس مرض کی روک تھام ہو جائے۔ پہلے امریکہ کا خیال تھا۔ مگر چونکہ امریکہ کا ایکسچینج نہیں ملتا۔ اس لئے اس ارادہ کو چھوڑنا پڑا لیکن یوروپین علاقہ میں انگریزی سکہ چل جاتا ہے۔ اور برطانوی کامن ویلتھ کے مختلف علاقوں میں ہماری جماعت خدا کے فضل سے کافی تعداد میں موجود ہے۔ مثلاً افریقہ کے کئی علاقے وغیرہ وغیرہ اس لئے یورپ جانے میں مشکلات بہت کم ہیں۔ میں نے عزیزم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو مشورہ کے لئے تار دی تو انہوں نے تار میں جواب دیا ہے کہ خدا کے فضل سے یورپ کے بعض ممالک میں علاج کی بہت سی سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور کامل سامان مل سکتا ہے۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ تکلیف بڑھ جائے۔ میں یورپ چلا جاؤں اور وہاں کے ڈاکٹروں سے علاج کراؤں۔ تاکہ میں اچھا ہو کر خطبہ بھی دے سکوں۔ تفسیر بھی مکمل کر سکوں۔ اور جماعتی ترقی کے لئے جو غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ قائم رہے۔ چونکہ سکہ کی دقتیں یورپ کے سفر میں ہمارے راستہ میں اس قدر روک نہیں ہوں گی۔ جس قدر امریکہ کے سفر میں ہو سکتی ہیں اس لئے اس سفر کے لئے ممکن ہے۔ کہ اگر سلسلہ کے پاس روپیہ ہو۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے غیر ملکی سکہ مل جائے۔ یا اگر ہماری افریقہ کی جماعتیں اخلاص کا ثبوت دیں۔ تو غیر ملکی سکہ کی بہت سی مشکلات ان کے ذریعہ سے پوری ہو جائیں گی۔ کیونکہ ان کے پاس وہی سکہ ہے۔ جو یورپ میں چلتا ہے۔ جب میں ۱۹۲۴ء میں انگلینڈ گیا تھا۔ تو ہندوستان کی مالی حالت بہت خراب تھی۔ اور ہندوستانی جماعت اخراجات سفر برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس وقت زیادہ ایسٹ افریقہ عراق اور چند اور غیر ممالک کے احمدیوں نے اکثر حصہ بوجھ کا اٹھایا تھا۔ قادیان کی انجمن ہمارے کھانے کے لئے بھی خرچ نہیں بھجوا سکتی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے افریقہ اور عرب کی جماعتوں کے اندر اس قدر اخلاص اور ایمان پیدا کر دیا۔ کہ سارے قافلہ کے کھانے اور تبلیغ کا خرچ میں ادا کرتا تھا۔ یا یوں کہو کہ اللہ تعالےٰ نے میرے ذریعہ سے ادا کرتا تھا۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ میں نے مالی مشکلات کو دیکھتے ہوئے ایسٹ افریقہ کے چند دوستوں کو لکھا۔ کہ مجھے سفر کی ضرورتوں اور جماعت کے وفد کے اخراجات کے لئے کچھ انگریزی سکہ قرض کے طور پر دے دیں۔ وہ آدمی تو تھوڑے سے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ اس وقت تک ایسی حیثیت کے آدمی چند تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میاں اکبر علی صاحب۔ سید معراج الدین صاحب اور بابو محمد عالم صاحب ممباسوی ایسی حالت میں تھے۔ کہ کچھ قرضہ دے سکیں۔ لیکن ایمان دنیا کے خزانوں سے بڑا ہوتا ہے۔ ایمان نے ان کی تمام مالی کمزوریوں کو دور کر دیا۔ مجھے یاد ہے کہ بابو اکبر علی صاحب نے اپنی تجارت کا ایک حصہ نیلام کر دیا۔ اور روپیہ مجھے قرض بھجوا دیا۔ چونکہ یہ جماعتی حساب میں تھا۔ جماعت نے ادا کر دیا مگر اس وقت ایک عجیب لطیفہ ہوا۔ جو خدا کی قدرت کا نمونہ تھا۔ عراق میں ہمارے صرف ایک احمدی دوست تھے۔ اور ان کی مالی حالت کچھ اچھی نہیں تھی۔ میں نے ان کو بھی خط لکھا۔ انہوں نے اپنے کسی اور دوست سے ذکر کر دیا۔ ایک دن لنڈن کے ایک بنک نے مجھے اطلاع دی کہ تمہارے نام اتنے سو پونڈ آیا ہے۔ میں نے سمجھا کہ قادیان نے مبلغین کے قافلہ کا خرچ بھجوایا ہے۔ لیکن دریافت کرنے پر بنک نے بتایا۔ کہ قادیان یا ہندوستان سے وہ روپیہ نہیں آیا۔ بلکہ عراق سے آیا ہے۔ میں نے بیت المال قادیان کو اطلاع دی۔ کہ آپ لوگوں نے قرض کی تحریک کی تھی۔ اور میں نے بھی اس کی تصدیق کی تھی۔ اس سلسلہ میں روپیہ آنا شروع ہوا ہے۔ آپ نوٹ کر لیں۔ اور چونکہ بعد میں ادا کرنا ہے۔ اور عراق کا پتہ لکھ دیا۔ کہ یہاں سے اتنے سو پاؤنڈ آیا

جب میں ہندوستان واپس آیا۔ تو میں نے اس وقت کے ناظر صاحب بیت المال سے کہا کہ کیا اس روپیہ کا پتہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رجسٹریاں لکھ لکھ کر تھک گئے ہیں۔ سارے احمدی انکاری ہیں کہ ہم نے روپیہ نہیں بھیجا۔ میں نے اس سعید غیر احمدی کو خط لکھنے شروع کئے۔ کہ

اتنا روپیہ آپ کی طرف سے ملا ہے۔ یہ غالباً اس قرضہ کی تحریک کے نتیجہ میں ہے۔ جو بیت المال کی طرف سے کی گئی تھی۔ آپ اطلاع دیں تاکہ سلسلہ اس کو اپنے حساب میں درج کرلے۔ لیکن کئی ماہ مسلسل رجسٹری خطوط بھجوانے کے بعد ایک جواب آیا۔ اور وہ جواب یہ آیا۔ کہ آپ کو غلطی لگی ہے۔ کہ میں نے سلسلہ احمدیہ کو کوئی قرض دیا ہے۔ چھ سو یا آٹھ سو پونڈ انہوں نے لکھے کہ میں نے لنڈن بنک کے ذریعہ آپ کو بھجوائے تھے۔ مگر وہ بیت المال کو قرض نہیں بھجوائے تھے۔ بلکہ وہ آپ کو نذرانہ تھے۔ اس خط کے وصول ہونے پر میری حیرت کی حد نہ رہی۔ کہ اس غیر احمدی کو اللہ تعالیٰ نے وہ توفیق دی۔ جو کئی احمدیوں کو بھی نہ ملی تھی۔ ممکن ہے غیر احمدیوں میں کوئی مالدار ہو۔ مگر میرے علم میں تو غیر احمدیوں میں بھی کوئی اتنا مالدار نہیں تھا۔ جو اس بشاشت سے چھ سو یا آٹھ سو پونڈ نذرانہ بھجوا دے۔ مگر بہرحال چونکہ وہ سلسلہ کے لئے مدنظر تھا۔ اور وہ بھیجنے والا غیر احمدی تھا۔ اس لئے میں نے نوٹ کرلیا۔ کہ یہ روپیہ سلسلہ کا ہے۔ اور مسجد لنڈن کے حساب میں میں نے وہ رقم بنک میں جمع کرادی۔ اور حساب کرکے گذشتہ سال تحریک جدید کو مسجد لنڈن کے حساب میں ۱۳۱۷ یا ۵۰۷ پونڈ ادا کر دیئے۔ جس سے مسجد لنڈن کی مرمت وغیرہ ہوئی۔ بہرحال اس طرح میں بھی اپنے فرض سے سبکدوش ہوا۔ اور مسجد کی مرمت بھی ہوگئی۔ اور خدا تعالیٰ نے خانہ خدا خانہ کفر میں بنوانے کی توفیق بخشی۔ اسی نے وہ نذرانہ بھیج کر مجھ پر احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق بخشی۔ کہ میں اس کے احسان کی قدر اس صورت میں ظاہر کروں۔ کہ وہ روپیہ خانہ خدا کے بنانے پر خرچ ہو جائے۔

اس وقت ہماری جماعت اُس وقت سے کئی گنے زیادہ ہے۔ بلکہ شاید بیس گنے زیادہ ہے۔ اور اگر مرکز احمدیت کی تحریک پر وہ لوگ بھی انگریزی سکّہ سے ہماری مدد کریں۔ خواہ قرض کے طور پر ہی ہو۔ تو یہ سفر ہمارا آسانی سے گزر جاتا ہے۔ چونکہ میں بیماری کی وجہ سے جا رہا ہوں۔ اس لئے امید ہے۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے بہت سا انگریزی سکہ خریدنے کی اجازت مل جائے گی۔ لیکن وہ لوگ جن پر پاکستانی قانون نہیں چلتا۔ اگر انگریزی سکہ ہمیں مہیا کردیں۔ تو انٹرنیشنل قانون کے ماتحت یہ جرم نہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو یہ توفیق دے۔ کہ وہ اپنے فرض کو سمجھ سکیں۔ ادا کرسکیں۔ تاکہ اگر وحی جلی ان پر نازل نہیں ہوئی۔ تو وحی خفی تو ان پر نازل ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السّماء عنقریب تیری مدد وہ لوگ کریں گے۔ جن پر ہم وحی کریں گے۔ گویا جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کرتا تھا۔ وہ وحی کے ماتحت کرتا تھا۔ یہی معاملہ خدا کا میرے ساتھ رہا ہے۔ میں نے تو ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ پکڑا ہے اور اس سے کہا ہے کہ اپنے نوکر کو دوسروں کی ڈیوڑھی سے مانگ کر گذارہ کرنے پر مجبور مت کر۔ اس میں نوکر کی ہتک نہیں۔ آقا کی ہتک ہے۔ اگر میرا نوکر دوسرے کے گھر سے روٹی مانگے۔ تو وہ میری عزت برباد کرتا ہے۔ اس لئے کبھی انسان کے مال پر نہ میں نے نظر رکھی ہے۔ نہ آئندہ کبھی رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ میری خود ہی مدد کی ہے۔ اور آئندہ بھی وہی مدد کرے گا۔ کسی نے میری مدد نہیں کی۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس سے بیسیوں گنے اس کی مدد نہ کی ہو۔ درجنوں مثالیں اسکی موجود ہیں۔ جو چاہے میں اس کا ثبوت دے سکتا ہوں تاکہ کوئی یہ نہ شبہ کرے۔ کہ میں لوگوں پر اثر ڈالنے کے لئے یہ بات کر رہا ہوں اور وہ اس کا کیا جواب دے گا۔ کہ ایک شخص جو بالکل غریب حالت میں تھا۔ اس نے میری مدد کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دولت دے دی۔ یا اس کی اولاد کو اتنی تعلیم دلادی۔ یا وہ صاحب اثر و رسوخ بن گیا۔

خیال ہے خدا توفیق دے۔ تو اپریل میں ہوائی جہاز کے ذریعہ سے جاؤں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ کھول دے۔ اور اگر یہ سفر اللہ تعالیٰ کے منشاء کے بموجب ہے۔ تو اس کو صحت کا موجب بنائے۔

دوستوں نے سفر امریکہ کے لئے گذشتہ شوریٰ پر ایک چندہ کی تحریک کی تھی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ حفاظت خاص یعنی جماعت احمدیہ کے امام کی حفاظت کے لئے جو رقوم منظور کی گئی تھیں۔ گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے۔ مگر جتنی ضرورت ہے اتنا نہیں آیا۔ اس لئے میں اپنے محبوں اور مخلصوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے۔ کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلت محسوس نہ ہو۔

اس موقعہ پر میں یہ کہنے میں بھی فخر محسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے جو شکوہ پیدا ہوا تھا۔ کہ اس سال تحریک کے وعدے پورے نہیں آرہے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کو اس شکوہ کے دور کرنے کی توفیق بخش دی ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے آج کی تاریخ تک قریباً چھ ہزار کے وعدے زائد آچکے ہیں۔ اور موجودہ رفتار پر قیاس رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ میعاد کے آخر تک اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے چالیس پچاس ہزار روپے کے وعدے بڑھ جائیں گے۔ دنیا کی نظروں میں یہ بات عجیب ہے۔ مگر خدائے عجیب کی نظر میں یہ بات عجیب نہیں۔ کیونکہ اس کے مخلص بندوں کے ہاتھوں سے ایسے معجزے ہمیشہ ہی ظاہر ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور قیامت تک ظاہر ہوتے چلے جائیں گے۔ پہلے بھی خدا تعالیٰ ایسے ہی بندوں کے چہروں سے نظر آتا رہا ہے۔ اور اب ہمارے زمانہ میں بھی ایسے ہی انسانوں کے چہروں سے خدا نظر آئے گا۔ اور ان کے دلوں اور ایمانوں سے ایسے معجزے ظاہر نہیں ہوں گے۔ بلکہ برسیں گے۔ منکر انکار کرتے چلے جائیں گے۔ جبرائیل کا قافلہ بڑھتا جائے گا۔ اور آخر عرش تک پہنچ کر دم لے گا۔ عرش کا راستہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے معراج کی رات اپنی امت کے لئے کھول دیا ہوا ہے۔ اب کوئی ماں ایسا بیٹا نہیں جنے گی۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کھولا ہوا راستہ بند کرسکے۔ شیطان حسد سے مرجائے گا۔ مگر خدا تعالیٰ کی مدد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شیطانی حسد کی آگ سے بچالے گی۔ دوزخ چاہے گندھک کی آگ کی بنی ہوئی ہو۔ یا حسد کی آگ سے صاحب الفلق رسولؐ اس سے محفوظ کیا گیا ہے۔ اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ دوزخ کے شرارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمنوں کے لئے ہیں۔ اس کے دوستوں کے لئے کوثر کا خوشگوار پانی اور جنت کے ٹھنڈے سائے ہیں۔ صرف اتنی ضرورت ہے کہ وہ ہمت کرکے ان سایوں کے نیچے جا بیٹھیں۔ اور آگے بڑھ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ سے کوثر کا پانی لے لیں۔ لوگ اپنے باپ کی زمینوں اور مکانوں کو نہیں چھوڑتے۔ اور ملک کی اعلیٰ عدالتوں تک جاتے ہیں۔ کہ ہمارا ورثہ ہمیں دلوایا جائے۔ اگر مسلمانوں میں سے کوئی بدبخت اپنے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ورثہ کو نظر انداز کرتا ہے۔ تو اس پر افسوس ہے۔ اس کو تو فیڈرل کورٹ تک نہیں بلکہ عرش کی عدالت تک اپنے مقدمہ کو لے جانا چاہیئے۔ اور اپنا ورثہ لیکر چھوڑنا چاہیئے۔ اگر وہ ہمت نہ ہارے گا۔ اگر وہ دل نہ چھوڑے گا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ورثہ اس کو ملے گا اور ضرور ملے گا۔ صاحب العرش کی عدالت کسی کو اس کے حق سے محروم نہیں کرتی۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا روحانی باپ دنیا کے ظالم دادوں کی طرح اپنے پوتوں کو طبعی حق سے محروم نہیں کرتا۔ بلکہ جب وہ اس سے اپیل کرتے ہیں۔ وہ ان کے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ورثہ ان کو دیتا ہے۔ بلکہ ورثہ کے حصہ سے بھی بڑھ کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ رحیم کریم ہے۔ اور وہ رحیم کریم یہ برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد ان کی روحانی اولاد اپنے ورثہ سے محروم ہو جائے۔ سو دوستو بڑھو کہ تمہیں ترقی دی جائے گی۔ قربانی کرو کہ تمہیں دائمی زندگی عطا کی جائے گی۔ اپنے فرض کو پہچانو کہ خدا تعالیٰ اس سے بڑھ کر اپنے فرض کو پہچانے گا۔ اور جب وہ وقت آئے گا۔ تو نہ صرف تمہارے گھر برکتوں سے بھر جائیں گے۔ بلکہ ہر وہ گوشت کا لوتھڑا جو تمہارے جسم سے نکلے گا۔ اس کو بھی برکتوں کی چادر میں لپیٹ کر بھیجا جائے گا۔ اور جو تمہارے ہمسائے میں رہے گا۔ اس پر بھی برکتیں نازل ہونگی۔ جو تم سے محبت کرے گا۔ اس سے خدا تعالیٰ محبت کرے گا۔ اور جو تم سے دشمنی کرے گا۔ اس سے خدا تعالیٰ دشمنی کرے گا۔

میں نے آپ کو کبھی نہیں کہا تھا۔ کہ آپ میرے باہر جانے کی کوئی سکیم بنائیں یہ سکیم آپ لوگوں کی طرف سے پیش ہوئی۔ آپ نے ہی اسے منظور کیا۔ میں نے ایک لفظ بھی اس کے حق میں نہیں کہا۔ اب آپ کا فرض ہے۔ کہ تکلیف اٹھا کر بھی جو ریزولیوشن آپ نے پاس کیا تھا اس کو پورا کریں۔

دوستوں کو میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ قادیان میں ایک امانت فنڈ کی میں نے تجویز کی تھی اور وہ یہ تھی کہ قادیان کی ترقی کے لئے احباب کثرت سے امانتیں قادیان میں جمع کروائیں۔

خاص خاص وقت پر اپنی اغراض کے لئے خلیفۂ وقت سے جماعت بوقت ضرورت کچھ قرض لے لیا کرے گی۔ اس سے احباب کا روپیہ بھی محفوظ رہے گا۔ اور بغیر ایک پیسہ چندہ لئے جماعت کے کام ترقی کرتے رہیں گے۔ قادیان میں اس تحریک کے مطابق ترقی کرتے کرتے ستائیس لاکھ روپیہ اس امانت میں پہنچ گیا تھا اور بغیر ایک پیسہ کی مدد کے احباب کرام سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق پا جاتے تھے۔ چنانچہ اس تحریک کا نتیجہ تھا۔ کہ پارٹیشن کے بعد جب سارا پنجاب لٹ گیا۔ تو جماعت احمدیہ کے افراد محفوظ رہے۔ اور ان کو اس امانت کے ذریعے دوبارہ پاکستان میں پاؤں جمانے کا موقعہ مل گیا۔ اس کی تفصیل کہ کس کس طرح اس روپیہ کو نکالا اور خرچ کیا۔ اور پھر احباب کو واپس کیا۔ یہ تو جب اس زمانہ کی تاریخ لکھی جائے گی۔ تو اس میں تفصیلاً آئے گا۔ مگر بہر حال جس طرح جماعت کے افراد اپنے پاؤں پر کھڑے رہے وہ ظاہر ہے۔ اگر اب بھی دوست میری بات کو مانیں گے۔ تو انشاء اللہ بڑی بڑی برکتیں حاصل کرینگے انہی اغراض کے ماتحت روپیہ جمع کرانا ہوگا۔ جو میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ تحریک، صدر انجمن احمدیہ اور میں انشاء اللہ ذاتی طور پر امانتوں کے واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جس طرح پہلے دور میں ذمہ دار تھے اور ایک ایک پیسہ احباب کو ادا کر دیا تھا روپیہ کا گھر میں پڑے رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر۔ ان کی تعلیم اور پیشوں کی ترقی کی خاطر اپنی آمدن میں سے تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کراتے رہیں اور اس کا نام امانت خاص رکھیں۔ یہ امانت اوپر کے بیان کردہ اغراض کے لئے ہوگی صرف اتنا فرق ہوگا کہ جو شخص اپنی امانت میں سے دس ہزار روپے یا اس سے زائد لینا چاہے اسے عام طور پر سات دن کا نوٹس دینا ہوگا۔ مگر یہ ضروری نہیں۔ امانت داروں کی ضرورت کے مطابق فوری روپیہ بھی ادا کر دیا جائے گا۔ مگر جو لوگ چند سو یا ہزار لینا چاہیں گے ان کو بغیر کسی نوٹس کے فوری طور پر روپیہ ادا ہو جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ سلسلہ کی تمام خواتین اور مرد میری اس تحریک پر لبیک کہیں گے۔ اور بغیر پیسہ خرچ کرنے کے دین و دنیا کے لئے ثواب عظیم کمائیں گے۔ اور انشاء اللہ یہ امانت ان کی مالی ترقی کا بھی موجب بنے گی اور اس کے لئے سکیم آئندہ بنائی جائے گی چونکہ یہ ایک مؤقت امانت ہوگی۔ جس کے لئے آٹھ دن کے نوٹس کی شرط ہوگی۔ یہ قرضہ بن جائے گا۔ اور زکوٰۃ سے آزاد ہو جائے گا۔ اور ان کے کام میں کوئی نقص نہیں ہوگا۔ اگر جماعت کے مرد اور عورتیں اس طرف توجہ کریں۔ تو پندرہ بیس لاکھ روپیہ چند روز میں جمع ہونا مشکل نہیں۔ اور یورپ کا سفر اور سلسلہ کے کام بسہولت جاری رہ سکیں گے اور مالی اعتبار سے بھی مجھے بے فکری رہے گی۔

میں اس وقت بالکل بے کار ہوں اور ایک منٹ نہیں سوچ سکتا۔ اس لئے اپنے پرانے حق کی بناء پر جو پچاس سال سے زیادہ عرصہ کا ہے تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے بے عملی کی زندگی سے بچائے کیونکہ اگر یہ زندگی خدانخواستہ لمبی ہونی ہے۔ تو مجھے اپنی زندگی سے موت زیادہ بھلی معلوم ہوگی سو میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے خدا جب میرا وجود اس دنیا کے لئے مفید نہیں رہا تو تو مجھے اپنے پاس جگہ دے۔ جہاں میں کام کر سکوں۔ سو اگر چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ۔ تاکہ خدا تمہاری مدد کرے اور جو کام ہم نے مل کر شروع کیا تھا۔ وہ ہم اپنی آنکھوں سے کامیاب طور پر پورا ہوتا دیکھیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس امانت کی تحریک کے متعلق مجھے بار بار تحریک کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بلکہ احباب جماعت اور خواتین خود ہی یہ تحریک اپنے دوستوں میں کرتے رہیں گے۔ اور اس کو زندہ رکھیں گے۔

جب ۱۹۲۴ء میں میں نے لندن کا سفر کیا تھا۔ تو اس قدر مالی تنگی ہو گئی تھی۔ کہ تبلیغ کے لئے جو وفد گیا تھا۔ اس کا خرچ بھی مجھ کو ہی دینا پڑا تھا۔ مگر اب ڈاکٹروں کی ہدایت ہے کہ فکر بالکل نہ کریں۔ اگر یہ تجویز کامیاب ہو جائے۔ تو میری فکر بھی دور ہو جائے اور اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اس نیکی میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار:-

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

۱۱/۳/۵۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کا فضل ایک گڑھا ہے اس لئے اسکے حضور دونوں آنکھیں پیش کرو

"اللہ تعالیٰ نے جو اپنے محبوب بندوں کا نام ولی رکھا ہے۔ تو کیا ولی بننا خدا تعالیٰ کے نزدیک مشکل ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ اس کے نزدیک بہت سہل امر ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ انسان راستی کے ساتھ اس کی راہ میں قدم رکھنے والا ہو۔ اور اس کے راستے میں صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ چلنے والا ہو۔ کوئی دکھ اور تکلیف اور مصیبت اس کے قدم کو ڈگمگا نہ سکے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرتا ہے۔ اور ان باتوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی ناراضمندی کا موجب ہوتی ہیں۔ اور سچی پاکیزگی اور طہارت اختیار کر لیتا ہے۔ اور گندی باتوں سے پرہیز کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ بھی اسکے ساتھ ایک تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ اور اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دوری اختیار کرے۔ اور گندگی سے نکلنے کی کوشش نہ کرے۔ تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ جیسے کہ فرمایا۔ فلمّا زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ہمت نہ ہار بیٹھے۔ یہ بڑی مشکلات نہیں ہیں۔ میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہماری مشکلات آسان کر دی ہیں۔ کیونکہ ہمارے سلوک کی راہیں اور ہیں — ہمارے ہاں یہ حالت نہیں ہے کہ کریں جھک جائیں یا ناخن بڑھالیں یا پانی میں کھڑے رہیں اور چِلّہ کشیاں کریں یا اپنے ہاتھ خشک کر لیں۔ اور یہاں تک نوبت پہنچے کہ اپنی صورتیں بھی مسخ ہو جائیں۔ ان صورتوں کے اختیار کرنے سے بعض لوگ بخیال خویش با خدا بننا چاہتے ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ایسی ریاضتوں سے خدا تو کیا ملنا ہے۔ انسانیت بھی جاتی رہتی ہے۔ لیکن ہمارے سلوک کا یہ طریق ہرگز نہیں ہے بلکہ اسلام نے اس کے لئے نہایت آسان راہ رکھدی ہے۔ اور وہ کشادہ راہ وہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ یہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھلائی ہے۔ تو ایسے طور پر نہیں کہ دعا تو سکھا دی۔ لیکن سامان کچھ بھی مہیا نہ کیا ہو۔ نہیں بلکہ جہاں دعا سکھلاتی ہے۔ وہاں اس کے لئے سامان بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اس سے اگلی سورت میں اس قبولیت کا اشارہ ہے۔ جہاں فرمایا ذالک الکتٰب لا ریب فیہ ھدی للمتقین یہ گویا ایسی دعوت ہے جس کا سامان پہلے سے تیار کر رکھا ہے۔

غرض یہ قویٰ جو انسان کو دیئے گئے ہیں۔ اگر وہ ان سے کام لے، تو یقیناً ولی ہو سکتا ہے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ اس امت میں بڑی قوت کے لوگ آتے ہیں۔ جو نور اور صدق اور وفا سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسلئے کوئی شخص اپنے آپ کو ان قویٰ سے محروم نہ سمجھے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے کوئی فہرست شائع کر دی ہے۔ جس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ ہمیں ان برکات سے حصہ نہیں ملے گا۔ خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے۔ اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے۔ جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے تم کو چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے لئے کئی مواقع ہیں۔ رکوع۔ قیام۔ قعدہ۔ سجدہ وغیرہ۔ پھر آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ شام اور عشاء۔ ان پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے لئے مواقع ہیں۔ نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے۔ اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں۔ کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے۔ تو ماں کس قدر بیقرار ہو کر اسکو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے۔ جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع خضوع کے ساتھ اسکے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے۔ اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے۔ تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے۔ اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ چاہتا ہے۔ اسلئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے"۔

(ملفوظات)

روزہ اور اس کے فوائد

(از مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب)

رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت سے کون ایسا مسلمان ہوگا جو واقف نہ ہوگا کہ سوائے چند ایک معذوریوں کے ہر مسلمان پر روزہ فرض ہے بلکہ بعض لوگ تو ایسے بھی ہیں جو سال بھر نماز کے قریب شاذ و نادر ہی پھٹکتے ہیں مگر روزوں میں سب سے پیش پیش ہوتے ہیں اور سفر کی حالت میں بھی روزہ ترک نہیں کرتے اور لوگوں سے سوال و جواب کرتے ہیں تاکہ ہر ایک شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شخص روزے رکھتا ہے اور یہ پکا مسلمان ہے اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو روزہ کی فرضیت کو سمجھنے کے باوجود نہیں رکھتے۔

مگر روزہ رکھنے والوں میں سے بھی بہت کم لوگ ایسے ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ روزہ رکھنے میں ظاہری اور باطنی فوائد اور حکمتیں بھی ہیں محض اس وجہ سے کہ شروع سے اسلام میں لوگ روزہ رکھتے آئے ہیں۔ یا ہم مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہو گئے ہیں۔ روزہ رکھ لینا اور اس کی حقیقت کو نہ سمجھنا اس سے حقیقتاً روزہ وہ فائدہ نہیں دیتا جو اس کی حقیقت کو سمجھنے کے بعد دے سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص روزہ رکھ لیتا ہے اور تمام دن بازار میں بیٹھ کر جھوٹ بولتا ہے۔ اور دغا بازی اور فریب کاری اور بد دیانتی سے کام لیتا ہے اور دھوکہ سے لوگوں کا مال کھاتا ہے۔ بتائیے اس شخص کو روزہ کا کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنے آپ کو کھانے پینے سے روکے رکھے گا اور اس کی جگہ اپنے اندر گند بھرتا جائے گا۔

پس روزے کی اصل غرض اور اس کی حکمتوں اور اس کے فوائد پر ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اسلام ایسا مذہب ہے جو حکمتوں سے پر ہے۔ اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔ اس لئے یہاں روزے کے چند ایک فوائد اور اس کی اصل غرض کی طرف دوستوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔

پہلا فائدہ روزہ رکھنے کا یہ ہے کہ جب انسان روزہ رکھتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی خاطر تمام دن کھانا اور پینا ترک کر دیتا ہے اور دن میں ایک وقت ایسا آتا ہے جب اس کو بھوک اور پیاس تنگ کرتی ہے تو معاً اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس وقت دنیا میں لاکھوں بلکہ کروڑوں انسان ایسے موجود ہیں جن کو دن میں ایک وقت بھی پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ہوتا اور وہ ساری عمر فاقوں میں گذار دیتے ہیں۔ تو طبعاً اس کے دل میں ان لوگوں کے لئے ایک ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور خود ان کے قریب ہو لے اور ان کو اپنے قریب لانے کی کوشش کرتا ہے اور اس طرح مسلمانوں کے اندر باہمی اخوت پیدا ہو جاتی ہے۔

دوسرا فائدہ روزہ رکھنے کا یہ ہے کہ انسان کے اندر شدائد اور تکالیف برداشت کرنے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر انسان پر ہر وقت ایک جیسا زمانہ نہیں رہتا۔ کبھی فراخی ہوتی ہے تو کبھی تنگی کے دن آجاتے ہیں۔ اس لئے انسان پہلے ہی ان کو برداشت کرنے کی طاقت اپنے اندر پاتا ہے۔

تیسرا فائدہ روزہ رکھنے کا یہ ہے کہ انسان حرام مال کے کھانے سے اجتناب کرنے لگ جاتا ہے۔ کیونکہ روزہ کے ذریعہ اس کو مشق کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ ایک ماہ تک اپنی جائز اور حلال چیزیں بھی خدا تعالیٰ کی خاطر چھوڑ دے تاکہ بقیہ گیارہ مہینوں میں اس کو یہ بات مد نظر رہے کہ اس نے غیر کا مال نہیں کھانا۔ یہی وجہ ہے کہ جن آیات میں روزہ فرض کیا گیا ہے ان کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل کہ اے لوگو جس طرح تم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر روزہ رکھ کر اپنا جائز مال بھی چھوڑ دیا تھا۔ اس طرح تم حرام مال سے بھی باز رہو۔

چوتھا فائدہ طبی طور پر روزہ رکھنے کا یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے کئی ایک ایسی اندرونی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں جو لاعلاج ہوتی ہیں یا انسان کو ان کا علم بھی نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں ڈاکٹروں نے کئی ایک ایسی بیماریاں بتائی ہیں جو فاقہ کرنے سے ہی دور ہو سکتی ہیں جیسا کہ موٹاپا یہ بھی ایک بیماری ہے اور ذیابیطس وغیرہ بیماریوں والوں کو روزہ رکھنے سے فائدہ پہنچتا ہے

ان کے علاوہ پانچواں فائدہ اور جو سب سے بڑا فائدہ ہے اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے خود توجہ دلائی ہے اور روزہ کی فرضیت کے ساتھ ہی بیان فرما دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم کہ اے مسلمانو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ روزے کیوں فرض کئے گئے ہیں اور ان میں کیا حکمت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعلکم تتقون۔ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس معلوم ہوا کہ روزہ رکھنے کی سب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ انسان پرہیزگار اور متقی بنے۔ کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے انسان کو زیادہ سے زیادہ نیکی کرنے اور بدیوں سے بچنے کی توفیق ملتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کی جو تشریح کلمہ طیبہ صفحہ ۲۹ پر کی ہے اس سے اس کی اہمیت واضح ہوتی ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"لیکن خدا تعالیٰ کے نشانات تقویٰ اور طہارت کے ساتھ حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ تقویٰ علم کی جڑ ہے۔ اور تقویٰ ہی نیکی کی جڑ ہے۔ علم سے مراد اس جگہ دینی علم ہے نہ کہ دنیوی علم۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ یہ کتاب ھدًی للمتقین یعنی ان لوگوں کے واسطے ہدایت کا ذریعہ ہے جو کہ تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے تقویٰ کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطھرون سوائے مطہر اور متقی لوگوں کے اور کوئی اس کے علوم سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ دنیوی علوم اور جغرافیہ اور پیشہ اور فلسفہ اور خشک منطق کے حاصل کرنے کے واسطے یہ ضروری نہیں۔ کہ انسان متقی ہو۔ کیسا ہی فاسق فاجر کوئی ہو۔ ان علوم سے حصہ لے سکتا ہے۔ مگر یاد رکھو کہ دینی معارف اور حقائق اور لطائف صرف ان لوگوں کو حاصل ہو سکتے ہیں جو متقی ہیں"

پس قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے اور اس سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے روزہ ایک دروازہ ہے جس سے انسان تقویٰ کے قلعہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص اس دروازہ سے داخل نہیں ہوتا وہ اس نعمت کو بھی نہیں پا سکتا۔

حضور ایدہ اللہ کی تازہ تحریک اور احباب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ پیغام احباب جماعت نے الفضل میں پڑھ لیا ہوگا۔ ایسے وقت جبکہ ہمارا محسن لیڈر اور دنیاوی تمام رشتہ داروں سے پیارا آقا ہم سے مطالبہ کر رہا ہے بخصوصیت سے جبکہ ہر احمدی کا دل حضور کی بیماری کی وجہ سے غمگین اور دست بدعا بدرگاہ الٰہی ہے ہر احمدی کی طبعی خواہش ہے کہ وہ حضور کی اس آواز پر لبیک کہنے میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔ دفتر امانت تحریک جدید نے اس موقعہ پر امانت خاص تحریک جدید کی مد کھول دی ہے۔ دوست اس مبارک تحریک پر عمل کرتے ہوئے کہ جس پر عمل کرنا ثواب عظیم ہے اس امانت میں روپیہ جمع کرائیں۔

جن دوستوں کا کسی بنک میں حساب ہو وہ اپنے بنک کا چیک افسر امانت تحریک جدید کے نام سے ہمیں بھیج دیں۔ ہم روپیہ وصول کر کے ان کا حساب کھول لیں گے۔ اور جو نقد روپیہ بھجوانا چاہیں وہ دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھیج کر کوپن میں تحریر فرمائیں۔ کہ یہ امانت خاص تحریک جدید میں رقم جمع کی جائے۔ اور دفتر امانت تحریک جدید کو بھی ایک کارڈ کے ذریعہ اطلاع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

افسر امانت تحریک جدید

مکرم خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی کا عطیہ

احباب کی خدمت میں درخواست دعاء

یہ امر نہایت خوشی کا موجب ہے کہ مکرم خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی نے اپنا مکان واقعہ محلہ دار الرحمت ربوہ قیمتی پانچ ہزار روپیہ اغراض سلسلہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہبہ کر دیا ہے۔ اس سے پیشتر وہ ایک ٹرسٹ (Trust) چھ ہزار روپیہ کا اپنی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کی طرف سے صدر انجمن احمدیہ میں قائم کر چکے ہیں۔ چنانچہ آجکل اس کا نفع تین سو روپیہ سالانہ مل رہا ہے جو ان کی خواہش کے مطابق صدقہ جاریہ کے طور پر صیغہ نشر و اشاعت میں دینی کاموں میں خرچ ہو رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو منظور فرمائے۔ اور انہیں بہت بہت نیک اجر دے۔ آمین۔

مکرم خانصاحب کی عمر اس وقت ۸۲ سال سے تجاوز کر چکی ہے جس کی وجہ سے وہ کمزور ہو گئے ہیں اور اچھی طرح چل پھر نہیں سکتے۔ اس کے علاوہ انہیں بعض عوارض مثلاً خنق۔ موتیا وغیرہ بھی ہیں جن کے باعث انہیں کچھ تکلیف رہتی ہے۔ اس لئے احباب مکرم خانصاحب کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے۔ ان پر رحم کرے۔ اور ان کی باقی زندگی کے دن خیریت سے گذار دے۔ اور ان کا انجام بخیر کرے آمین۔

(ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ولادت

(۱) مورخہ ۱۲/۴/۵۵ بروز بدھ بوقت شب خداوند کریم نے میرے لڑکے میاں غلام مصطفیٰ کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو درازی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے باعث رحمت اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ میاں سراج الحق موضع میرک ضلع منٹگمری

(۲) میرے بھائی چراغ دین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں

شریف احمد بلاک ۳ مکان ۹۱ سرگودھا

ریاست قلات میں ہر سال بیس ہزار افراد کو بسایا جاسکتا ہے

کوئٹہ ۱۹ر اپریل۔ بلوچستان ریاستی یونین میں انسانی ضروریات کے ذریعے کا سروے کرنیوالے بین الاقوامی ماہرین نے اپنی رپورٹ مکمل کرلی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ اگر ان ریاستوں میں خفیہ ذخائر کو کھودا جائے۔ تو پھر ریاست قلات میں سالانہ ۲۰ ہزار اشخاص کو بسایا جاسکتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بلوچستان ریاستی یونین کی چاروں ریاستوں قلات خاران، مکران اور لس بیلہ کی کل آبادی پانچ لاکھ ہے اور فی مربع میل ۶ ۱ اشخاص بستے ہیں۔ آبادی کی اکثریت، بھوک اور فاقہ کشی کا شکار ہے۔ ماہی گیری اور کھیتی باڑی ان لوگوں کے پیشے ہیں۔ ان کا معیار زندگی بہت گرا ہوا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس کے باوجود ان چاروں ریاستوں میں اتنے قیمتی معدنی اور دھاتی ذخائر خفیہ ہیں۔ اور وہاں اتنی زیادہ افرادی طاقت ہے کہ سارے ملک میں ایسے بہت زیادہ فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ اس وقت بہت سے ترقیاتی منصوبے زیر تکمیل ہیں، جن کے بعد نہ صرف وہاں کے لوگوں کا معیار زندگی بڑھ جائے گا۔ بلکہ دوسرے علاقے کے لوگ بھی وہاں آباد ہو سکیں گے۔

اقوام متحدہ کے پروگرام میں پاکستانی طلباء کے وظائف

کراچی ۲۳ر اپریل۔ اقوام متحدہ نے "انٹرن پروگرام نمبر ۲" کے تحت پاکستان کو ۲۹ نشستیں دی ہیں۔ اس پروگرام کا مقصد بین الاقوامی معاملات کے دوران میں اقوام متحدہ کے ادارہ اور اس کی خصوصی انجمنیں اور اس ادارہ کے سکرٹریٹ کے عملی مسائل اور نظام کے عملی مطالعہ میں دلچسپی لینے والے اشخاص کو موقع بہم پہنچانا ہے؛ وہ طلباء جو اپنے ڈگری کورس کے آخری سال میں ہوں۔ یا گریجوایٹ سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔ یا وہ جو اپنے گریجوایٹ کورس کو مکمل کرچکے ہیں۔ یا ۱۹۵۵ء میں گریجوایٹ ہونے کی تعلیم پا رہے ہوں۔ اس کورس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ان کی عمر ۲۰ سے ۳۰ سال ہونی چاہیئے۔ پارٹ ٹائیم یا شام کی کلاسوں میں تعلیم پانے والے طلباء اس میں حصہ لینے کے مجاز نہیں ہیں۔ یہ اعلان کیا گیا ہے، کہ طلباء کو آنے جانے کے اخراجات خود برداشت کرنا پڑیں گے۔ لیکن انہیں امریکہ میں آٹھ ہفتوں تک ساڑھے بیالیس ڈالر فی ہفتہ انٹرن شپ وظیفہ کے دیئے جائیں گے، رہائش کا بندوبست بھی ہوگا۔ حکومت پاکستان کی وزارت صنعت ایک ایڈ ہاک کمیٹی کے ذریعہ میزبان اداروں کے نمائندوں کے مشورہ سے امیدواروں کا انتخاب کریگی۔ سندھ کے کالجوں کے طلباء کو چاہیئے۔ کہ وہ مزید معلومات و ہدایات کے لئے اپنے کالجوں کے پرنسپل صاحبان سے رجوع کریں۔

گذشتہ جنگوں سے بھی زیادہ خطرناک حالات

واشنگٹن ۲۳ر اپریل۔ سابق صدر امریکہ مسٹر ٹرومین نے بتایا ہے۔ کہ گذشتہ دو عالمی لڑائیوں کا سبب جو بین الاقوامی رقابتیں تھیں۔ آج ان سے بھی زیادہ خطرناک حالات پیدا ہوچکے ہیں۔ گذشتہ دس سال سے بین الاقوامی جنگ کی صورتیں پیدا ہوچکی ہیں۔ کمیونزم کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے فوجی قوت میں اضافہ کے بدلے ایشیا افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ممالک کو مزید اقتصادی استحکام پہنچانا ضروری ہے۔

لارڈ مونٹ بیٹن برطانوی بحریہ کے اعلیٰ افسر بنا دیئے گئے

لندن ۲۳ر اپریل۔ ہندوستان کے آخری وائسرائے لارڈ مونٹ بیٹن برطانوی بحریہ کا سب سے بڑا "امیر البحر" کا عہدہ سنبھال لیں گے۔ اسی عہدے سے ان کے والد شہزادہ لوئی آف بیٹن برگ کو ۱۹۱۴ء میں جرمنی شاہی خاندان کا فرد ہونے کی وجہ سے نکال دیا گیا تھا۔ مسٹر چرچل نے بیٹن برگ کا انگریزی ترجمہ ماونٹ بیٹن کر دیا تھا۔

جنیوا میں سلکی مواصلات کی یونین کی انتظامی کونسل کا اجلاس

کراچی ۲۳ر اپریل۔ مسٹر ایم ایس کاردی محکمہ ڈاک و تار کے ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل ٹرقیات بین الاقوامی سلکی مواصلات کی یونین کی انتظامی کونسل میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔ اس کونسل کا اجلاس ۲۳ر اپریل ۱۹۵۵ء سے شروع ہوگا۔ اور چار ہفتے جاری رہے گا۔ یہ انتظامی کونسل سلکی مواصلات کے بین الاقوامی تعلقات کی نگرانی کرتی ہے۔ کونسل کا اجلاس ہر سال یونین کے مرکز پر ہوتا ہے۔ جس میں رکن ممالک اور یونین کی سکرٹریٹ کے پیش کئے ہوئے مسائل پر غور و خوض ہوتا ہے۔ یہ کونسل اٹلانٹک سٹی کی سلکی مواصلات کی کانفرنس منعقدہ ۱۹۴۷ء کے نتیجہ میں معرض وجود میں آئی تھی۔ اور اسی موقع پر پاکستان کو ممبر چنا گیا تھا۔ پاکستان یونین کی مکمل کانفرنس میں دوسری پانچ سالہ مدت کے لئے ممبر چنا گیا۔

برطانیہ کے نئے وزیر خارجہ ہیرلڈ میکمیلن

سر انتھونی ایڈن کے وزیر اعظم بننے کے بعد سابق وزیر خارجہ ہیرلڈ میکمیلن (۶۱ سال) کو برطانوی وزارت خارجہ کا منصب تفویض کیا گیا ہے۔ جس طرح ایڈن کو مسٹر چرچل کا جانشین سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح قدامت پسند پارٹی میں میکمیلن ایڈن کے جانشین سمجھے جاتے رہے ہیں۔

میکمیلن اپنی طبیعت رویہ اور تربیت کے لحاظ سے اس منصب کے لئے ایڈن کے موزوں ترین جانشین ہیں۔ وہ بھی ایڈن کی طرح مونچھیں رکھتے ہیں جو پہلی جنگ عظیم کی یادگار ہیں۔ لباس کے معاملہ میں بھی وہ ایڈن کے ہمسفر ہیں۔ وہ نسلاً سکاٹ ہیں اور ان کے دادا نے مشہور و معروف اشاعتی ادارہ میکمیلن کی بنیاد رکھی تھی اور ان کی والدہ امریکی نژاد ہیں ——— انہوں نے ایٹن اور آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی۔ جنگ میں وہ تین مرتبہ زخمی ہوئے۔ ان کی شادی ڈیوک آف ڈیوانشائر کی لڑکی سے ہوئی۔ وہ قدامت پسند پارٹی میں ایک قابل وسیع عزائم کے مالک اور آزادی پسند لیڈر سمجھے جاتے ہیں۔

میکمیلن کو سیاسی ۔۔۔ ہوئے کوئی ۔۔۔ ہوتے ہیں۔ ان کی پارلیمانی زندگی کا بیشتر حصہ پارٹی سے بغاوت اور اختلاف میں بسر ہوا ہے سنہ ۱۹۳۰ء کے بعد کے معاشی بحران میں انہوں نے قدامت پسند حکومت کی معاشی پالیسی پر بڑی سخت تنقید کی اور وزیروں کو "بے کار بوڑیوں کا ڈھیر" اور "دوسرے درجہ کے شراب کشید گی کرنے والوں" اور "بد نیتی کمیٹی قائم کرنے والوں کا نمائندہ قرار دیا۔ وزیر اعظم بالڈون نے جب حبشہ میں اٹلی کی جارحیت کے خلاف سخت قدم نہ اٹھایا تو پارٹی کے وہپ سے دستبردار ہوگئے۔ اس طرح انہوں نے ایڈن سے دو سال پہلے وہ قدم اٹھایا جسے ایڈن کا سرمایہ افتخار سمجھا جاتا ہے

جب دوسری جنگ کے دوران میں چرچل دوبارہ برسر اقتدار آئے تو میکمیلن کو ۴۶ سال کی عمر میں وزارت رسد کا نائب مقرر کیا گیا۔ دو سال بعد وہ شمالی افریقہ میں چرچل کے ذاتی نمائندہ کی حیثیت سے مامور ہوئے جہاں انہوں نے آزاد فرانس کے فوجی لیڈروں جنرل ڈیگال اور جنرل گیراڈ میں مصالحت کرانے میں اہم حصہ لیا۔ اس زمانہ میں اتحادیوں کے اعلیٰ کمانڈر اور اب صدر امریکہ جنرل آئزن ہاور سے بھی ان کے قریبی روابط قائم ہوئے اس وجہ سے امریکی حلقوں میں ان کے نئے تقرر سے یہ قیاس کیا جا رہا ہے کہ اب امریکہ اور برطانیہ کی خارجہ پالیسیوں میں پہلے سے زیادہ تعاون اور ہم آہنگی پیدا ہوسکے گی۔

جب ۱۹۴۵ء میں چرچل وزارت انتخاب میں ہار گئی۔ تو میکمیلن نے موجودہ وزیر خزانہ ایبٹ بٹلر کے ساتھ مل کر آئندہ انتخابات کیلئے قدامت پسند پارٹی کا معاشی پروگرام مرتب کیا۔ چنانچہ جب سنہ ۱۹۵۰ء میں چرچل دوبارہ وزیر اعظم بنے تو ہیرلڈ میکمیلن کو وزیر رہائش و مکانات مقرر کیا گیا۔ اس وزارت میں انہیں ۱۶ گھنٹے روزانہ کام کرنا پڑتا تھا۔ کیونکہ اس وقت جنگ کی تباہ کاریوں کی وجہ سے برطانیہ میں مکانات کی قلت بے حد شدید تھی۔ میکمیلن گزشتہ سال تک اس منصب پر فائز رہے۔ اور مکانات کی تعمیر ۲ لاکھ ۵ ہزار سے ۳ لاکھ ۴۵ ہزار سالانہ تک پہنچ چکی تھی۔

ایڈن اپنی تقریروں میں اعتدال پسندی کی وجہ سے سیاسی مخالفین میں چرچل کی نسبت زیادہ ہر دلعزیز تھے۔ لیکن میکمیلن کی تقریریں طنز و مزاح کے نشتر معمور ہوتے ہیں۔ ان کی تقریر بحث میں گرمی تو پیدا کر دیتی ہے۔ لیکن ان کی مخالفت بھی شدید تر ہوجاتی ہے۔ وہ اپنی تقریر بڑی محنت سے تیار کرتے ہیں۔ اور قدامت پسند پارٹی میں وہ چرچل کے بعد بہترین مقرر سمجھے جاتے ہیں۔ عام اندازہ یہ ہے کہ وہ ایڈن کی نسبت زیادہ سخت وزیر خارجہ ثابت ہوں گے۔ برطانوی پارلیمنٹ میں ہائیڈروجن بم پر بحث کے دوران میں انہوں نے کہا تھا

"جب تک انسانی عزائم کی تسکین معقولیت یا محبت سے نہ کی جاسکے ان عزائم کو قابو میں رکھنے کے لئے خوف و دہشت سے کام لینا پڑیگا اور کوئی دوسری صورت نہیں ہے۔"

(وائس ورنت ۲۳ر اپریل ۵۵ء)

امریکہ کی آبادی میں اضافہ

واشنگٹن ۲۳ر اپریل۔ شعبہ مردم شماری نے اندازہ لگایا ہے کہ یکم مارچ کو امریکی آبادی سولہ کروڑ ۳۴ لاکھ ۷۶ ہزار تھی۔ اس تعداد میں حسب ذیل غیر ملکوں میں مقیم امریکی فوج کے افراد بھی شامل ہیں پہلے کے مقابلہ میں ۲۸ لاکھ ۲۵ ہزار یعنی ۷ء۱ فیصدی کا ایک سال میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ تعداد پچھلی عام مردم شماری سے جو سنہ ۱۹۵۰ء میں ہوئی تھی ایک کروڑ ۱۳ لاکھ ۳۵ ہزار یعنی ۵ء۸ فیصدی زیادہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ پر روانگی کا پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روانگی انشاء اللہ کراچی سے انتیس اور تیس اپریل کی درمیانی شب کو ایک بجے ہوگی۔ اور انشاء اللہ دمشق میں اسی روز صبح چھ بجے ورود ہوگا۔ دمشق اور بیروت میں حضور کا قیام ایک ہفتہ سے کم ہوگا۔ اور پھر وہاں سے جنیوا (سوئٹزرلینڈ) کو روانہ ہوں گے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو حضور کے لئے ہر طرح مبارک و بابرکت کرے۔ اور حضور جلد مکمل طور پر صحت یاب ہو جائیں۔ اور جماعت پر حضور کا سایہ دراز ہو۔ اللہ تعالیٰ حضور کا اور افرادِ خاندان اور خدام کا جو حضور کے ہمراہ جا رہے ہیں۔ ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

تا اطلاع ثانی حضور کی ڈاک ۳۰ اپریل کے بعد مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائی جائے

63, MELROSE ROAD
LONDON S.W. 18.

خاکسار مشتاق احمد باجوہ

سید عبد الرحمن صاحب مقیم امریکہ کے لئے درخواست دعاء

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

سید عبد الرحمن صاحب جو ایک بہت مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔ امریکہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ لہذا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس مہینہ کی برکات و فیوض سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضرت صاحب اور جماعت کا اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ سید صاحب کے کاروبار میں بھی کچھ عرصہ سے بعض مشکلات پیدا ہو رہی ہیں اس کیلئے بھی دوست دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۲۴/۴/۵۵

نوآبادیاتی نظام کا فوری خاتمہ ضروری ہے

بنڈونگ میں سات روزہ کانفرنس کے بعد مشترکہ اعلان جاری کر دیا گیا

بنڈونگ ۲۵ اپریل۔ یہاں کل سات روز کے بعد افریشیا کی کانفرنس کا اجلاس ختم ہو گیا اجلاس ۱۸ اپریل کو شروع ہوا تھا۔ اور اس میں افریقہ و ایشیا کے ۲۹ ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کے اختتام پر ایک مشترک اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ہر قسم کے نوآبادیاتی نظام کی مذمت کی گئی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ نوآبادیاتی نظام چاہے جس شکل میں بھی ہو۔ افریقہ و ایشیا کے ممالک اس کی پُرزور مذمت کریں گے۔ نوآبادیاتی نظام کو ایک بہت بڑی برائی بتایا گیا ہے۔ اور اس پر زور دیا گیا ہے، کہ جتنی جلد ہو۔ اس کو ختم کر دیا جائے۔ اعلان میں کہیں بھی کمیونزم کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

ہندی سیکھنے کے لئے مجبور نہ کیا جائے

بھارت کے سابق گورنر جنرل کا عندیہ

مدراس ۲۵ اپریل۔ بھارت کے سابق گورنر جنرل مسٹر راجگوپال اچاریہ نے مشہور اخبار "کالکی" میں ایک مضمون لکھا ہے۔ کہ ہندی بولنے والے دوسروں کو ہندی سیکھنے کے لئے مجبور نہ کریں۔ کیونکہ یہ طریق کار عدم تشدد اور اصول جمہوریت کے خلاف ہے۔ ہندی کو جبراً نافذ کرنے کی کوشش ناخوشی اور الجھن پیدا کرے گی۔ ہندی، انگریزی، تامل، مراٹھی اور بنگالی کی ہمسری نہیں کر سکتی۔

ع وزیر اعظم کی ملاقات [illegible] ان کی [illegible] کی وجہ سے نہیں ہو سکی تھی۔ [illegible] کے مطابق مسٹر محمد علی ۲۶ اپریل کو بنڈونگ سے کراچی روانہ ہوں گے۔

مسجد مبارک میں درس القرآن

ربوہ ۲۴ اپریل۔ آج مورخہ یکم رمضان المبارک سے مسجد مبارک میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے قرآن مجید کے درس کا آغاز فرمایا۔ اور چار بجے سہ پہر سے چھ بجے شام تک پہلے پارے کا درس مکمل کیا۔

حسب طریق سابق رمضان کے مبارک ایام میں اس درس کا اہتمام نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے کیا گیا ہے۔ درس روزانہ چار بجے سہ پہر سے شام کو چھ بجے تک ہوا کریگا۔ اور اس طرح متعدد علماء سلسلہ ماہ رمضان میں قرآن مجید کا درس مکمل فرمائیں گے۔

فارموسا کے متعلق بین الاقوامی کانفرنس

قوم پرست چین شرکت نہیں کریگا۔

تائپیہ ۲۵ اپریل۔ قوم پرست چین کی حکمران جماعت کے ایک ترجمان نے کل یہاں کہا۔ کہ قوم پرست چین فارموسا کے مسئلہ پر کسی ایسی بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت نہیں کرے گا۔ جہاں اشتراکی چین بھی شریک ہو۔ ترجمان نے اشتراکی چین کے وزیر اعظم چو این لائی کی حالیہ تقریر پر تبصرہ کیا۔ .. تقریر میں کہا گیا تھا، کہ اشتراکی چین امریکہ کے ساتھ مسئلہ فارموسا پر مفاہمت کی گفتگو کرے گا۔ ترجمان نے مزید کہا۔ کہ قوم پرست چین فارموسا کے متعلق کسی ایسے فیصلے کو منظور نہیں کریگا۔ جو اقوام متحدہ سے باہر کیا جائے۔

بنڈونگ ۲۵ اپریل۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے، کہ مسٹر چو این لائی کی ملاقات کے جواب میں مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان ان سے ملاقات کرنے جائیں گے۔ گذشتہ دفعہ دونوں [illegible]

متحدہ محاذ پارلیمنٹری پارٹی کی رکنیت سے معطل

ڈھاکہ ۲۵ اپریل۔ متحدہ محاذ پارلیمنٹری پارٹی نے کل رات مسٹر اے کے فضل الحق کی زیر صدارت مشرقی بنگال عوامی لیگ کے نائب صدر مسٹر عطاء الرحمن جنرل سیکرٹری شیخ مجیب الرحمن اور مسٹر ابو المنصور احمد ایم ایل اے کو پارٹی کی رکنیت سے معطل کر دیا۔

پارلیمنٹری پارٹی نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں مسٹر عطاء الرحمن شیخ مجیب الرحمن اور مسٹر ابو المنصور پر سات الزامات عاید کئے گئے ہیں اور ان سے جواب طلبی کرتے ہوئے یہ دھمکی دی گئی ہے کہ اگر انہوں نے اپنی پوزیشن واضح نہ کی تو انہیں پارٹی کی رکنیت سے خارج کر دیا جائے گا۔

طاہر بن عمر تونس روانہ ہو گئے

پیرس ۲۵ اپریل تونس کے لئے داخلی خود مختاری کے سلسلہ میں فرانس اور تونس کے درمیان کامیاب مذاکرات کے بعد جو گذشتہ ہفتہ مکمل ہوئے تھے کل تونس کے وزیر اعظم طاہر بن عمر پیرس سے بذریعہ طیارہ تونس روانہ ہو گئے

مشرقی پاکستان کے طلبہ درہ خیبر میں

پشاور ۲۵ اپریل۔ مشرقی پاکستان کے طلبہ کا جو وفد کل یہاں پہنچا تھا وہ صبح درہ خیبر دیکھنے کیلئے گیا۔

تجارتی نرخ - لاہور مارکیٹ

گڑ ۱۲/- تا ۱۵/- شکر ۱۷ تا ۱۸ - چینی دیسی ۳۲/- ۳۰/- - تیل تورییہ ۴۴/- تا ۴۲/- - تیل بنولہ ۴۶/۸ تا ۴۷/۸ - تیل ناریل ۱۲۵/- - تیل تلی ۷۰/- - سرخ مرچ ۳۰/- تا ۴۰/- - کالی مرچ ۲۵۰/- تا ۵۰۰/- روپے
الائچی ڈوڈہ ۲۳۰/- - لونگ ۵۳۰/- - الائچی خورد ۵/۴ تا ۶/۴ روپے سیر - ہلدی ۱۰۵/- نمک ۲/۴ تا ۲/۸ - دیسی گھی ۱۷۴ تا ۱۷۵/- - بناسپتی گھی ۳۷/۸ فی ٹین - ماش سیاہ ثابت ۱۲/۸ تا ۱۳/۱۲
ماش سبز ۱۲/۸ تا ۱۳/۱۲ مونگ ثابت ۱۰/- روپے
مسور ثابت ۸/- - دال ۱۱/۸ چنے ۷/- کابلی چنے ۹/- تا ۱۴/- - گندم ۱۴/۱۰ تا ۱۴/۱۱ دیسی صابن ۳۸/- تا ۴۰/- باجرہ ۷/۱۲ توریہ ۱۵/- تا ۱۶/- روپے
مکئی ۶/۱۲ روپے

صرافہ سونا ۱۰۱/- تا ۱۰۲/- پونڈ ۶۵/- چاندی ٹکسالی ۱۴۶/- روپے - چاندی ۱۵۵/- تا ۱۶۱/- روپے۔

خشک میوہ۔ بادام ۵۸/- تا ۷۰/-
سوگی ۵۰/- تا ۶۰/- - چھوہارہ ۲۵/- تا ۳۰/-
کھوپا ۱۴۵/- - پستہ ۴۰۰/- تا ۴۱۰/- گری بادام ۲۳۸/- تا ۲۴۰/- روپے۔

درخواست دعاء

جناب نظام دین صاحب (آف سیالکوٹ حال کرشن نگر لاہور) جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ آجکل بیمار ہیں اور طبیعت زیادہ خراب ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

محمد رشید نظام ربوہ